سوال

اکثر اوقات میں بیوی سے نماز فجر کے بعد جماع کرتا ہوں یا پھر ہم نماز سے قبل ہی غسل کر لیتے ہیں کیونکہ مجھے علم ہے کہ وہ جنابت کے عذر کی بنا پر نماز میں سستی کر جاتی ہے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ میں نے دیکھا ہے کہ میری بیوی اللہ اسے برکت عطا کرے نماز فجر کے لیے صرف ان دنوں میں بیدار ہوتی ہے جب بچوں نے سکول جانا ہوتا ہے، کیونکہ انہوں نے نماز فجر کے فورا بعد جانا ہے ہوتا ہے اس لیے بیدار ہو جاتی ہے لیکن چھٹی کے ایام جمعرات اور جمعہ میں وہ سورج نکلنے کے بعد ہی نماز ادا کرتی ہے، میں نے اسے بہت نصیحت کی ہے، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، بہت ہی نادر مواقع پر مانی ہے، برائے مہربانی آپ اس کا کوئی حل بتائیں، اللہ تعالی آپ کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو نفع دے

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

فجر کے وقت نماز سے قبل یا بعد میں جماع کو مربوط کرنے میں کوئی حرج نہیں، تاکہ آپ کی بیوی کے لیے نماز فجر کی ادائیگی میں مدد و معاون ثابت ہو، یہ ایک اچھی نیت ہے، لیکن بیوی کے حقوق استمتاع اور اس کی حاجت پوری کرنے کے حق کا بھی خیال رکھنا ہوگا، کیونکہ ہو سکتا ہے اسے اس کے لیے بیدار کرنے سے ہو سکتا ہے اس کی رغبت کم ہو جائے اور اس طرح اس کی ضرورت پوری نہ ہو، لہذا اس وقت اس کا خیال کرنا لازم ہے

دوم :

خاوند پر اپنی بیوی کے سلسلہ میں بہت بڑی ذمہ داری ہے، اسے خیر و بھلائی پر ابھارے، اور اسے شر و برائی سے بچا کر رکھے، اور اسی طرح ہلاکت و تباہی والے اسباب سے محفوظ رکھے

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو تم اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر شدید قسم کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہی کچھ کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے التحریم (6).

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"خبردار تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اس کی رعایا کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی   اور مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور وہ ان کا جوابدہ ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7138) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829).

بخاری اور مسلم نے معقل بن یسار المزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"اللہ تعالی جس بندے کو بھی کسی رعایا کا سردار بناتا ہے اور جب وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ کرتے ہوئے مرے تو اللہ تعالی اس پر جنت حرام کر دیتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7151) صحیح مسلم حدیث نمبر (142).

اور پھر نماز تو کلمہ شہادت کے بعد دین اسلام کا سب سے عظیم رکن ہے، نماز کی ادائیگی میں سستی کرنے والا بہت ہے خطرہ میں ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑگئے، سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا مریم (59).

اگر کچھ دنوں بیوی نماز فجر سے سوئی رہتی ہے تو اسے جگانا اور متنبہ کرنا واجب ہے، اور اس سلسلہ میں اسباب مہیا کریں، یعنی نماز میں سستی و کوتاہی کرنے کا حکم بیان کریں اور اسے نماز کی بروقت ادائیگی کی ترغیب دلائیں

اور پھر اس بات کی ضرورت ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں ہی خیر و بھلائی میں ایک دوسرے کا تعاون کریں، اور گناہ والے کاموں سے دور رہیں

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی مدح سرائی کی ہے جو اپنی بیوی کو قیام اللیل کے لیے بیدار کرنے کے لیے بیوی پر پانی کے چھینٹے مارے تو پھر فرضی نماز کے لیے بیدار کرنے میں کیا کچھ ہوگا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالی اس شخص پر رحم کرے جو رات کو اٹھ کر نماز ادا کرتا اور اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے

اللہ تعالی اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر قیام کرتی اور اپنے خاوند کو بیدار کرتی ہے، اگر خاوند بیدار ہونے سے انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (7404) سنن ابوداود حدیث نمبر (1308) سنن نسائی حدیث نمبر (1610) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

تو یہ بیدار کرنے کے وسائل میں شامل ہوتا ہے کہ: اسے جلد سونے کا کہا جائے، اور رات کو بیدار رہنے سے منع کیا جائے

اور آپ بیوی کو بڑے نرم اور اچھے رویہ میں نصیحت کریں، کیونکہ جس چیز میں بھی نرمی آجائے وہ اسے خوبصورت بنا دیتی ہے، جب وہ نماز ادا کرے تو انعام دے اور اس کی حوصلہ افزائی کی جائے

اور آپ اسے یہ یاد کرائیں کہ نماز سعادتمندی اور توفیق کی کنجی ہے، اور وسعت رزق کے اسباب میں سے ایک سبب ہے، اور اچھی زندگی کا باعث بنتی ہے

اگر تو اس کا نتیجہ اچھا ہوا اور اس کی اصلاح ہو جائے اور حالت بدل جائے تو یہی مطلوب تھا، ہم اس کے لیے یہی امید کرتے اور اس کے لیے یہی پسند کرتے ہیں، اور اگر وہ اس میں مسلسل کوتاہی کرتی ہے تو پھر سختی اور شدت کا سہارا لینے میں کوئی حرج نہیں، مثلا اس سے بائیکاٹ کیا جائے لیکن یہ مصلحت کے مطابق ہو

کیونکہ بعض اوقات سختی ہی مصلحت و حکمت ہوتی ہے، جیسا کہ عربی شاعر کا قول ہے:

سخت ہو جاؤ تا کہ وہ ڈر جائیں، اور جو عقلمند ہو تو وہ بعض اوقات اس پر سختی کرے جس پر نرمی کرتا تھا

اس سب کچھ کا مقصد تو بیوی کی اصلاح ہے، اس لیے ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں اور اسے مت ڈانٹیں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور اس پر صبر کرو طہ (132).

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو توفیق سے نوازے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

148359